دل کی بات

ایک قرآں ہے جہاں بھر کے مصائب کا علاج

ہم پندرہویں صدی ہجری کے پچیسویں سال میں قدم رکھ چکے ہیں۔ آج سے ٹھیک چودہ سو چوبیس سال قبل اللہ جل شانہ کے آخری نبی و رسول سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف سفرِ ہجرت کیا تھا۔ کتنی صعوبتوں، کلفتوں، مشقتوں، مشکلات اور مصائب کی گھاٹیوں کو عبور کر کے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ پہنچے تھے۔ کفار مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذاتی و اجتماعی ہر لحاظ سے تکلیف اور اذیّت پہنچائی تھی، گالی گلوچ، تضحیک، دھمکی، طعنہ زنی اور قید و محاصرہ سے لے کر مکمل سماجی مقاطعہ تک ظلم کا ہر حربہ آزمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرۂ انسانی میں امن و سلامتی کے قیام کے لیے وطن تو چھوڑ دیا لیکن عقائد، اصولوں اور ابدی سچائیوں پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا۔

اسلام اور اس کے ماننے والے مسلمانوں کو جو آزمائشیں اور امتحانات آج درپیش ہیں وہ نئے نہیں۔ ان کے بغیر نہ تو اسلام کی صحیح قدر ہو سکتی ہے نہ مسلمانوں کی تربیت اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت و اطاعت نصیب ہو سکتی ہے۔ یہی وہ معیار ہے جس پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منتخب اور پسندیدہ انسانوں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پرکھا، آزمایا اور تربیت کر کے مکمل اسلامی معاشرہ تشکیل دیا۔

آج دنیا میں مسلمان ڈیڑھ ارب کے قریب ہیں۔ وہ اپنے اوپر مسلط حکمرانوں کے ظلم و تشدد کا شکار ہیں۔ عوام اپنے حکمرانوں سے خوفزدہ ہیں اور حکمران، دنیا کے چند کافر و مشرک غاصبوں، قزاقوں اور ظالموں سے مرعوب ہو کر تھر تھر کانپ رہے ہیں۔

اللہ کے صالح بندے اس لئے کامیاب ہوئے کہ وہ صرف اپنے خالق سے ڈرتے تھے اور اسی کو اپنا رب مانتے تھے۔ ان کے ٹکڑے کر دیئے گئے مگر انہوں نے اپنے اس عقیدے میں کوئی لچک پیدا نہ کی۔ وہ استقامت کا پہاڑ بن گئے تو اللہ کی مدد ان کو آ پہنچی۔

کفر، شرک، چوری، قتل، اغوا، جوا، عریانی و فحاشی، ظلم و عدوان، غصب و نہب یہ تمام قباحتیں تب بھی موجود تھیں اور عرب کلچر کا حصہ تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کو اس کلچر پر غالب کیا۔ دنیا میں امن قائم ہو گیا۔

برصغیر کی مسلم قیادت نے پاکستان اسلام کے نام پر قائم کیا لیکن چھپن برسوں میں حکمرانوں اور سیکولر سیاست دانوں نے مل کر اور باری باری اسلام، اسلامی اقدار، عقائد و اعمال اور مسلمانوں کے خاندانی نظام کو مرحلہ وار قتل کیا اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ دینی شکل و صورت والا آدمی دہشت گرد ہے، دین پڑھنے والا طالب علم انتہا پسند ہے اور دینی شعور بیدار کرنے والا رجعت پسند ہے۔ وہی نعرے ہیں جو چودہ سو چوبیس برس پہلے کفارِ مکہ تب کے ''روشن خیال'' اور ''لبرل'' بلند کر رہے تھے۔ لیکن دین کو تب کوئی نقصان پہنچا نہ اب پہنچے گا۔ البتہ مسلمان تباہ ہو جائے گا۔

امریکہ بہادر نے افغانستان و عراق پر غاصبانہ قبضہ کیا، وہاں کے نہتے عوام کو بے دردی سے قتل کیا۔

کسووو اور چیچنیا میں خونِ مسلم بہایا۔

ایٹم بم بنایا اور دنیا کے دو شہروں پر گرا کر لاکھوں انسان قتل کئے۔ ایٹمی ٹیکنالوجی مسلم ممالک میں منتقل ہوئی تو انکل سام بر ہم ہو گیا۔

لیبیاء، ایران اور شام نے بظاہر گھٹنے ٹیک دیئے۔ پاکستان کے مردِ آہن نے بھی یہی کچھ کیا لیکن تیکنیک یہ اختیار کی کہ ہاتھ گھما کے لقمہ منہ میں لیا۔ پھر ملک وقوم کے محسن ڈاکٹر عبدالقدیر سے معافی منگوائی اور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کی رسوائی کا بدلہ چکایا، حق نمک ادا کیا اور کلیدی عہدوں پر مرزائیوں کو متمکن کیا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غداروں کی ملک سے وفاداری کی امیدیں باندھیں۔ اسامہ کی تلاش میں وانا آپریشن، مدارس پر قدغنیں، چھاپے، ہر طرف وحشت و دہشت کے ہولناک وخوفناک مناظر۔ اس سب کچھ کے باوجود قرآن وحدیث کی تعلیم جاری ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں پر عمل کرنے والے اور ان کی دعوت دینے والے، جہد وعمل میں مصروف ہیں۔ مسائل ومصائب کو دین پر عمل کے راستے میں رکاوٹ قرار دینے والے اور دین میں ترمیم واضافہ کر کے ''ماڈرن اسلام'' پیش کرنے والے نام نہاد روشن خیال، لبرل، چغد جاہل اور بزدل بتائیں کہ اس فلسفہ وفکر کے ذریعے انہوں نے مسائل ومصائب کم کئے یا ان میں خوف ناک اضافہ کیا۔

وطن عزیز کے مسائل کا حل، خود مختاری اور سلامتی کا تحفظ آج بھی اسلام سے وابستہ ہے۔ کل بھی اسلام سے وابستہ ہو گا۔

اے اربابِ اقتدار!

اپنے افغان بھائیوں' طالبان کو مروا کر\
دینی قوتوں کو دہشت گرد قرار دے کر\
دہشت گردی کے خاتمے کی آڑ میں جہاد کی مذمت کر کے\
قوم کے محسن' سائنسدانوں کو ڈی بریفنگ کے نام پر رسوا کر کے\
ایٹمی پروگرام رول بیک کر کے\
پوری قوم کو ٹیکسوں اور بلوں کے بوجھ تلے دبا کے\
عریانی اور فحاشی کو فروغ دے کے\
عدالتوں کو مطلوب ملزموں کو وزیر بنا کے\
آپ کا کلیجہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا\
کیا آپ اس طرح ملک کے مسائل حل کر لیں گے؟

ایک قرآں ہے جہاں بھر کے مصائب کا علاج\
سب سوالات کے حل اسکے جوابوں میں ملیں\
سازِ وجداں سے سنو ، نغمۂ عرفان و یقیں\
یہ وہ نغمے نہیں جو تم کو ربابوں میں ملیں